رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کہ دونگا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائٹر
خاکسار
قاسم علی

فاروق

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ۔ مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۷ء | نمبر ۶

سلسلہ کی خبریں

ایوان خلافت حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ہنوز علیل ہے اللہ تعالیٰ شفاء کامل عطا فرماوے۔ آمین

خاندان رسالت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا و دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیریت سے ہیں۔

دو مکان نیلام ہونگے سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان مندرجہ ذیل اعلان بغرض اشاعت اخبار فاروق ارسال فرماتے ہیں مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل دو مکانات کا بذریعہ نیلام فروخت کیا جانا منظور فرمایا ہے لہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس بھائی کو ضرورت ہو وہ اگر ممکن ہو سکے تو اصالتاً یا بذریعہ اپنے کسی ایجنٹ کے مورخہ ۹ر فروری ۱۹۱۷ء کو دارالامان میں حاضر ہو کر بولی دے ورنہ بہت جلد درخواست بنام خاکسار ارسال فرمائے۔

(۱) یہ مکان بابو نورالدین صاحب سب پوسٹماسٹر واقعہ لب کوچہ متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب متضمن بدو کوٹھڑی متسقف بہ چوب باغ قریباً ایک مرلہ کے ہے

(۲) یہ مکان میاں محمد حسن صاحب واقعہ لب سڑک گول متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب جسکی چھت گری ہوئی ہے مگر شہتیر اور پچھے شکستہ ہنوز باقی ہیں یہ سب باغ کی لکڑی کے ہیں قریباً چار مرلہ کے ہے۔

(خانصاحب نواب محمد علیخان سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

گم شدہ کی تلاش پر انعام اخی المکرم سردار محمد ایوب خان صاحب زمیندار اپنے لڑکے خداداد خان کے متعلق ذیل کا اشتہار انعامی شائع کراتے ہیں:۔

"گم شدہ عزیز کے پتہ لگانیوالیکو تیس روپے بطور انعام"

میرا لڑکا مسمی خداداد خان ۳۰ر اگست ۱۹۱۶ء و ۱۰ر ستمبر ۱۹۱۶ء کے درمیانی تاریخوں سے کسی تاریخ بی آئی کمپنی کے جہاز پر بیٹ فارم نمبر ۶ بندرگاہ کراچی سے اپنا نام عبداللہ بتا کر بدلکر کسی خلاصی جہاز کی امداد سے سوار ہو گیا چونکہ عزیز مذکورہ کو ابتدا سے جنگ سے شوق تھا کہ کسی طرح جنگ یورپ میں شریک ہو کر نام حاصل کروں لیکن چار ماہ سے اسکا بے سروسامان اور لاپتہ ہونے کی وجہ سے تمام خاندان میں گھبراہٹ اور پریشانی ہو رہی ہے لہذا جملہ ناظرین اخبار سے بقصد عجز و الحاح التماس ہے کہ بصرہ یا کسی اور جگہ یا جہاز میں اگر کہیں موجود ہو تو اس سے خط و پتہ لکھوا کر بھجوانے والے صاحب کو مبلغ تیس روپیہ بطور شکریہ ادا کر کے تا بہ زیست ممنون ہونگا۔ حلیہ حسب ذیل ہے

عمر ۱۷ سال قد ۵ فٹ ۶ انچ آغاز شباب جسم پتلا داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی کا سرے والا پورا کٹا ہوا بالائے پیشانی داہنے جانب بالوں میں چوٹ کا نشان۔

المشتہر۔ محمد ایوب خان رسالدار نمبر ۵۰ کیمل کور کیمپ نوشکی صوبہ بلوچستان

تلاش عزیز گم شدہ مکرمی برادرم منشی غلام حسین صاحب پٹواری اپنے فرزند سردار خان کے بارے میں اشتہار ذیل شائع کراتے ہیں۔ "اس عاجز کا لڑکا مسمی سردار خان عمر ۱۴-۱۵ سال رنگ گندمی جسم پتلا کانوں میں سوراخ مرکیوں کا ہے عرصہ دو ماہ

میعاد الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا۔

مختصر نوٹ

سید محمد احسن صاحب امروہوی کا وظیفہ

بعض احباب کو شائد معلوم نہ ہو تو اب معلوم ہو جانا چاہئے کہ سید محمد احسن صاحب امروہوی ساٹھ روپے صدر انجمن سے ماہوار وظیفہ لیتے ہیں اب جبکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی توہین اور ہتک پر کمر باندھ لی ہے اور ان کے زبانِ قلم سے ایسی باتیں نکل رہی ہیں۔ جنکی توقع مولوی محمد حسین بٹالوی سے ہو سکتی تھی۔ اور انکا کبر و استکبار یہانتک پہنچ چکا ہے کہ وہ خلیفۂ برحق کو عزل کرنیکا اعلان کرتے ہیں اور ان کے جسم ناتواں کا ذرہ ذرہ اس صدر انجمن احمدیہ کے مقبولہ و مسلّمہ خلیفہ اور اس کے عقائد کا مخالف ہو رہا ہے تو کسطرح جائز ہے کہ ان کی پیٹ پوجا کا تاوان صدر انجمن پر پڑے۔ ہمارے نزدیک صدر انجمن جماعت احمدیہ کے سامنے اس بات کی جواب دہ ہے اگر اس نے وظیفہ کو جاری رکھا۔ کیونکہ غریب جماعت کا روپیہ اس لئے نہیں کہ وہ دشمنانِ سلسلہ کی عیش و عشرت میں کام آئے۔ بلکہ چند ماہ کا وظیفہ جو ہنوز ادا نہیں ہوا۔ وہ بھی القول المحمود کی اشاعت میں صرف ہونا چاہئے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی سے ایک حوالہ کی درخواست

جناب مولویصاحب! آپنے ۲۷ر ستمبر کے پیغام میں مفصلہ ذیل الفاظ رقم فرمائے ہیں۔

"اس شخص کی بات ماننے کے قابل ہے جس کا ساختہ پرداختہ حضرت بھی منظور فرما گئے ہیں اور جنکو فرشتہ ہونیکا خطاب دیا تھا جنکا علم و فضل مسلم ہے۔ یا اس شخص کا جس نے اور علوم کی جو تحقیق کی ہو گی اس سے تو ہمیں سروکار نہیں حضرت صاحب کی کتابوں سے بھی قطعاً ناواقف ہے اور اسکی بیسیوں مثالیں موجود ہیں کہ نہایت تحقیر کے ساتھ وہ حضرت صاحب کی تحریرات کا ذکر کرتا ہے مثلاً حضرت صاحب تو فرماتے ہیں :-

کہ جبکہ آنحضرت صلعم شکم آمنہ میں تھے تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی۔ اسکا نام احمد رکھنا اور میاں صاحب فرماتے ہیں۔ آپکی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا یہ بات کسی کی بنائی ہوئی ہے میاں صاحب غور کیجئے کس کی بنائی ہوئی بات ہے مسیح موعود کی؟

میں درخواست کرتا ہوں کہ جناب مہربانی فرما کر حضرت اقدس کی اس عبارت کا جو اوپر آپنے لکھی (کہ اے آمنہ تو بیٹا جنیگی اسکا نام احمد رکھنا) حوالہ بتائیں کہ وہ کس کتاب یا رسالہ میں ہے اگرچہ مجھے بعض دوستوں نے کہا ہے کہ مولویصاحب کی توجہ آجکل انعام کی طرف بہت ہے اسواسطے وہ پہلے کچھ روپیہ طلب فرمائینگے یا کوئی اور شرط لگائینگے مگر میں امید رکھتا ہوں کہ آپ محض دین کی خاطر حوالہ بتا دینگے اور علمائے میرٹھ کی طرح نہ کرینگے جنھوں نے ایک حدیث رسول اللہ صلعم روپے کے لئے چھپا رکھی حضرت اقدس نے اگر ایسا لکھا ہے اور اسکے خلاف حضرت اقدس نے نہیں فرمایا تو کم از کم یہ خاکسار بیان لیگا کہ آپکی والدہ کو فرشتوں نے احمد نام رکھنے کی ہدایت کی

دوکنگ مشن کے امام صلوٰۃ کی جھاڑ پیغام کے ایڈیٹر کو

مولوی ظفر علیخان ایڈیٹر ستارہ صبح لکھتے ہیں

"پیغام صلح" کو شکوہ ہے کہ اس اختلاف عظیم کا ذکر کرتے ہوئے جس نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیروؤں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ عرف عام کے تتبع میں ہمنے اس گروہ کو "محمودی" کیوں کہا جس کا نمائندہ "پیغام صلح" ہے لیکن اگر "محمودی" کا لقب امتیازی کوئی گالی ہے تو

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

"پیغام صلح" کی اشاعت زیر نظر کے تیسرے صفحہ کے پہلے کالم کے نیچے آپنے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین کی اس بڑی جماعت کو جو جناب مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کی خلافت کی قائل ہے اور اپنے آپ کو "احمدی" کہتی ہے۔ "محمودی" کے نام سے یاد کیا ہے جو عرف عام کا بھلا ہوا تتبع ہے ایسی حالت میں جبکہ "دمشق والے بھی "احمدی" ہوں اور "اندلس والے بھی "احمدی" ہی کے لقب کو اپنے لئے تجویز کرتے ہوں تو عرف عام کے لئے علامت امتیاز بجز اسکے اور کیا باقی رہ جاتی ہے کہ اس بٹی ہوئی خلافت کو اس کے مدعیوں کے نام ہی سے نسبت دے کر خلط مبحث سے محفوظ رہے باقی رہا یہ امر۔ آپکا گروہ "طائفہ حقہ" ہے اور اس کو "کمالی" کہتے ہیں قابل پکا تنابزوا بالقاب" کا آسمانی تازیانہ برس جاتا ہے سو بہتر یہ ہو گا کہ آپ اول جناب مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب سے اس بحث کا فیصلہ کرلیں کہ آپکا طائفہ "حقہ" ہے یا ان کا۔"

"اسی اشاعت میں پیغام صلح نے اپنے عرف عام کے تتبع میں ہم مسلمانوں سے ہمارا سیزدہ سالہ پرغرور لقب مسلم چھین کر ہمیں "غیر احمدی" لکھا ہے۔ حالانکہ کسی زمانہ میں بھی کسی مسلمان نے اپنے لئے یہ نام تجویز نہیں کیا۔ کیا ہم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی جماعت سے اس عنایت کی توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ آئندہ ہمیں مسلمان کے نام سے یاد کیا کرے "غیر احمدی" نہ لکھا کرے احمد سے مراد اگر حضور سرور کائنات صلعم ہیں اور یہی نسبت کی ہے تو پھر ہم کو "غیر احمدی" قرار دینا یعنی چہ؟ لیکن ہماری توحید کا پایہ تو اسقدر اونچا ہے کہ جب ہم کو نا مسلمان "محمدی" لکھتے ہیں۔ تو ہم کو برا معلوم ہوتا ہے اسلئے اگر آپ لوگوں کے لئے "مسلم" کا لقب کافی عزت و امتیاز کا باعث نہیں ہے اور آپ "احمدی" ہی کہلانا پسند کرتے ہیں تو براہ کرم ہمیں تو "غیر احمدی" نہ لکھا کیجئے۔ × × × × × × × بہر حال ہم "لم تقولون مالا تفعلون" کا حوالہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پیروؤں اور "تخلقوا باخلاق اللہ" کے ان سبق آموزوں سے یہ دریافت کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ چند ہی سطر کے بعد جو آپنے جوابداری مفتی محمد صادق کی فراست کے لئے محض اختلاف رائے کی پاداش میں "شیطان داد" کی البیسی صفت تجویز کی ہے اور ان غریب پر تین حرف بھی بھیجے ہیں یہ کونسا خدائی اور کہاں کا مصطفائی اخلاق ہے۔"

دوستو! شاید آپنے جدید خریداران کے بہم پہنچانے میں فراغت حاصل کر لی ہے۔ حالانکہ ابھی ایک ہزار کی تعداد پوری ہونے میں صرف پانسو خریدار کی کمی ہے۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالدین والامان

مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۷ء

مسیح موعودؑ کی وحی مقدم ہی یا حدیث

نمبر ۳

(سلسلہ کیلئے دیکھو فاروق مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۶ء)

گذشتہ دو نمبروں میں ہمنے یہ بتایا تہا کہ غیر مبائعین کا مواہب الرحمن والی عبارت سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت اقدسؑ مسیح موعود کی وحی پر احادیث مقدم ہیں بالکل غلط اور نافہمی ہی اس نمبر میں ہم حسب وعدہ مواہب الرحمن کے حوالہ متنازعہ کا مطلب بتاتے ہیں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

مواہب الرحمن کے حوالہ کا مطلب

ہمیں حوالہ گذشتہ نمبروں میں نقل ہوچکا ہے لیکن اسجگہ اسکا ہم ترجمہ نقل کردیتے ہیں تاکہ مطلب فہمی میں آسانی رہے۔ مواہب الرحمن کے صفحہ ۶۹ کی عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہی کہ

"قرآن سب پر مقدم ہی اور حکم کی وحی ظنی احادیث پر مقدم ہی بشرطیکہ حکم کی وحی قرآن کے بکلی مطابق ہو اور بشرطیکہ وہ احادیث جن پر حکم کی وحی کو مقدم کرتا ہے قرآن کے غیر مطابق ہوں۔ اور اس حدیث کے قصص قرآن کے قصص کے خلاف ہوں۔"

اب ہم بتلاتے ہیں کہ اس حوالہ کے کیا معنے ہیں؟ واضح ہو کہ ہمارے نزدیک اسکے یہ معنی ہیں کہ اول قرآن مقدم ہی پھر حکم کی وحی مقدم ہے احادیث پر یعنے جب ایک حدیث اور حکم کی وحی میں تناقض ہو تو ایسی صورت میں حکم کی وحی مقدم ہوگی حدیث پر کیونکہ مسیح موعود حکم عدل کی وحی یقیناً مطابقت تامہ رکہتی ہے قرآن مجید سے اور اسکے خلاف و متناقض حدیث یقیناً مخالفت رکہتی ہی قرآن شریف سے۔ غرض حضرت صاحبؑ کی اس عبارت مواہب الرحمن والی کا مطلب یہی ہی کہ جو حدیث بہی حکم کی وحی کے خلاف ہوگی۔ وہ قرآن مجید کے مخالف ہوگی اور حکم کی وحی قرآن کے مطابق ہوگی کیونکہ قرآن مجید اور الہام مسیح موعود ایک ہی سرچشمہ سے نکلے ہیں۔ جو دونوں ہی یقیناً خدا کا کلام ہیں نہ انسان کا۔

لفظ شرط کی حقیقت

ہاں اس حوالہ میں جو حضرت اقدسؑ نے شرط کا لفظ لکہا ہے وہ تحقیق طلب ہی سو اسکی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اقسام شرط کا جاننا ضروری ہے سو واضح ہو کہ شرط تین قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) وہ جس کا پایا جانا ممکن ہوتا ہے (۲) وہ جس کا وجود کا پورا ہونا ممکن ہی۔ اسکی ایک اور مثال بہی سن لو۔ حضرت شعیبؑ کو انکی قوم نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے دین میں لوٹا لینگے انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہرگز تمہارا دین قبول نہیں کرینگے الا ان یشاء اللہ مگر بشرطیکہ اللہ چاہے یعنی اگر خدا چاہیگا تو ہم تمہارا دین قبول کرینگے۔ اسجگہ حضرت شعیب نے کفر اختیار کرنے کی ایک شرط لگائی ہے جو یہ ہے کہ ان یشاء اللہ یعنے اگر اللہ چاہے مگر یہ شرط کبھی بہی پوری نہیں ہوسکتی تہی کیا کوئی مفلوج یا اسکا معالج حکیم کہہ سکتا ہی کہ حضرت شعیب جیسے نبی برگزیدہ کے متعلق اللہ تعالے کا ارادہ ہوسکتا تہا کہ وہ پہر کفر اختیار کرلیں ہرگز نہیں حالانکہ یہاں پر صریح شرط کا حکم موجود ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ گو بعض دفعہ کہا جاتا ہے کہ فلاں امر کے لئے فلاں شرط ہے مگر ساتہ ہی یقین ہوتا ہے کہ یہ شرط کبھی بہی پوری نہ ہوگی۔ یہ دوسری قسم کی شرط کی مثالیں ہیں۔ جو شرط ناممکن الوقوع ہوتی ہی

اسی طرح تیسری قسم کی شرط وہ ہوتی ہے جو لگائی تو جاتی ہے مگر یہ خیال بہی نہیں ہوتا کہ وہ ٹلجائے گی یا کبہی نہ پائی جائے گی۔ بلکہ قطعی یقین ہوتا ہی کہ یہ شرط ضروری وقوع پذیر ہوتی رہے گی۔ جیسا کہ ہم کسی مخالف سے بحث کرتے ہوئے کہیں کہ اسوقت تم خواہ کتنا ہی

پہلی قسم کی مثال قرآن شریف میں یہ ہی کہ انسان بہشت میں داخل ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اسلام لاکر نیک اعمال بجالاوے یعنے بہشت میں داخل ہونیکی شرط قبول اسلام اور اعمال نیک کی بجاآوری ہے۔ اب دیکہہ لو یہ شرط ناممکن یا واجب نہیں۔ بلکہ ممکن ہی بہت سے لوگ اس شرط کو پورا کرتے ہیں اور بہت ہیں جو نہیں کرتے پس یہ شرط ایسی ہے۔ جس کا پورا کرنا ناممکن بہی نہیں کیونکہ بہت لوگ اس شرط کو پورا کرچکے ہیں۔ اور اب بہی کر رہے ہیں اور آئندہ بہی کرینگے اور واجب بہی نہیں کہ ہر شخص اسکے پورا کرنے پر مجبور ہے کیونکہ بہت سے لوگ یہ شرط پوری نہیں کرتے نہ اسلام قبول کرتے ہیں نہ نیک اعمال بجالاتے ہیں۔

دوسری قسم کی مثال قرآن مجید کی اس آیت میں ہی قل ان کان للرحمن ولد آفانا اول العابدین۔ یعنے کہدو کہ اگر خدا کا کوئی بیٹا ہو تو میں سب سے پہلے اسکی عبادت کرنیوالا ہونگا۔ دیکہو اس آیت میں عبادت کی شرط خدا کا بیٹا ہونا بتائی ہے مگر یہ شرط کبہی پوری نہیں ہوگی۔ ایسا ہی ایک دوسری آیت میں فرمایا کہ لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا یعنے اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا متعدد خدا ہوں تو زمین و آسمان میں فساد پیدا ہوجاوے۔ اس آیت میں فساد پڑنے اور بگڑنے کی شرط اتعدد الٰہ ہی مگر یہ شرط کبہی پوری نہیں ہوگی۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ لئن اشرکت لیحبطن عملک یعنے اے محمد صلعم اگر تو شرک کرے تو تیرے تمام اعمال حبط ہوجاویں۔ دیکہئے یہاں پر رسول کریمؐ کو صاف فرمادیا کہ تیرے اعمال کا اکارت جانا مشروط بشرط شرک ہے یعنے بشرطیکہ تو شرک کرے تو تیرے اعمال ضائع ہوجائینگے۔ مگر کیا کبہی یہ شرط پوری ہوسکتی تہی اور کیا ممکن تہا کہ وہ سرتاج الموحدین شرک کرتے ہرگز نہیں۔ حالانکہ لفظوں میں امکان موجود ہی مگر واقعہ میں ایک نام کا مسلمان بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک کا وقوع ناممکن سمجہتا ہی پس گویہاں ایک شرط لگادی مگر اسلئے نہیں کہ اس شرط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق کو چھپاؤ مگر قیامت کے دن انشاء اللہ تعالےٰ یعنے اگر اللہ نے چاہا تو حق ضرور کھلا جائیگا دیکھئے یہاں پر قیامت کے دن حق کے کہنے کی ایک شرط ہی مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ شرط ٹل بھی سکتی ہی؟ ہرگز نہیں اسکا وقوع واجب ہے کیونکہ خدا تعالےٰ جبکہ قرآن مجید میں بنص صریح وعدہ فرما چکا ہے کہ ان ربک یفصل بینہم یوم القیامۃ یعنی قیامت کے دن حق و باطل میں تمیز ضرور قائم ہو جائے گی اسلئے یہ بات یقینی ہونے والی ہی اور حق و باطل میں تمیز پیدا ہونا قطعی امر ہے گو اسکے وقوع پذیر ہونیکے لئے ایک شرط لگادی ہے مگر یہ مطلب نہیں کہ اس شرط کا وقوع نہ ہونا ممکن ہی۔

ویسا ہی اگر ہم کہیں کہ انشاء اللہ محمد رسول اللہ یقیناً جنت میں داخل ہوں گے تو یہ جملہ درست ہے اور واقعہ میں رسول کریم کا جنت میں داخل ہونا ایک مشروط امر ہے اور وہ شرط خدا کی مرضی ہی اور بغیر اس شرط کے پورا ہونے کے آپ ہرگز داخل بہشت نہیں ہو سکتے یعنے یہ کبھی نہیں ہوگا کہ بغیر مرضی خدا کے آپ بہشت میں داخل ہو جائیں مگر باوجود مشروط کرنیکے بھی ہم قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ جنتی ہیں یعنے گو آپکا بہشت میں جانا ایک مشروط امر ہے مگر اسکی شرط کوئی ایسا امر نہیں جسکا نہ پایا جانا ممکن ہو۔ بلکہ یہ شرط یقینی طور پہ پوری ہوگی اور اللہ تعالےٰ ضرور چاہے گا اور اسکی مرضی ضرور ہوگی کہ آپ بہشت میں جائیں پس اس سے ثابت ہوا کہ بعض دفعہ ایک شرط لگادی جاتی ہی مگر اسلئے نہیں کہ جب کبھی وہ شرط مفقود یا معدوم ہوگی تو مشروط بھی مفقود ہوگا۔ بلکہ باوجود شرط لگانیکے بھی یقین ہوتا ہی کہ شرط یقیناً ہر حالت میں پائی جانی واجب ہوگی۔

اسکی ایک مثال قرآن مجید سے بھی سن لو سورہ فتح میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہی لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق یعنی خدا تعالےٰ نے جو نظارہ اپنے رسول کو وعدہ کے رنگ میں دکھایا تھا وہ حق کے ساتھ پورا کر دیا وہ وعدہ کیا تھا فرمایا لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین محلقین رؤسکم الآیۃ یعنے وہ وعدہ یہ تھا کہ اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور مسجد حرام میں امن کیساتھ داخل ہو گے دیکھئے اس وعدہ میں شرط کا صریح لفظ ان شاء اللہ موجود ہے یعنے یہ وعدہ کہ تم مکہ میں داخل ہو گے پورا ہوگا بشرطیکہ خدا نے چاہا مگر باوجود شرط لگا دینے کے پھر وعدہ یقینی تھا اور شرط سے مراد تیسری قسم کی شرط تھی جو واجب تھی جبکا پورا ہونا واجب اور ٹلجانا ناممکن تھا لہذا ثابت ہوگیا کہ بعض دفعہ ایک بات کے لئے ایک شرط لگا دی جاتی ہے مگر ساتھ ہی یقین ہوتا ہے کہ یہ شرط ضرور پوری ہوگی اب چوتھے نمبر میں ہم ان شاء اللہ بتائینگے کہ حضرت صاحب کے مواہب الرحمن والے حوالہ میں جو شرط کا لفظ آیا ہی وہ انہی تین قسموں میں سے کونسی قسم کی شرط میں داخل ہو سکتا ہی۔

فانتظروا۔

لائل گزٹ کی نصیحت سکھوں کو

دو تعجب ہے ہماری قوم ادنیٰ سے ادنیٰ خطرات کا مقابلہ تو نہایت سرگرمی اور احتیاط سے کر رہی ہے لیکن اس عظیم الشان خطرہ سے بالکل لاپرواہ ہے جو قوم کی زندگی کے راستہ میں ایک خطرناک رکاوٹ ثابت ہو رہا ہے عیسائیت اسلام۔ آریہ سماج۔ ناستک مت۔ رادھا سوامی مت وغیرہ مذاہب کے خطرات سے ہم آگاہ ہیں اور ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم بہت سی حفاظتی تدابیر عمل میں لا رہے ہیں لیکن ہندویت کے خطرہ سے ہم آجکل بہت غفلت اور لاپرواہی کا سلوک کر رہے ہیں ایک سکھ مسلمان ہو جائے ایک سکھ عیسائی ہو جائے ایک سکھ آریہ سماجی۔ دھرمیہ یا رادھا سوامی ہو جائے۔ تو قوم میں جوش کا سمندر موجزن ہو جاتا ہی۔ لیکن ان سینکڑوں ہزاروں نفوس کے سکھی سے پتت ہو جانے پر ہمارے کانوں پہ جوں نہیں رینگتی جو آئے دن ہندوازم کے اژدہا کے منہ میں پڑ کر ہم سے نہ صرف یہ کہ جدا ہی ہو جاتے ہیں بلکہ اپنے دیگر دوستوں رشتہ داروں اور آشناؤں کو بھی اپنی سطح پر گرانے کیلئے تمام عمر کوشاں رہتے ہیں عیسائیوں اور مسلمانوں سے ہندو کسی شخص کو واپس نہیں لیتے۔ لیکن ایک سکھ کو واپس لینے میں انہیں کوئی عذر نہیں عام طور پہ سکھوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ سناتن دھرمی ہندو ہمارا ذخیرہ ہے جہاں سے سکھی کے لئے ہم رنگروٹ حاصل کرتے ہیں۔ × × × ×

سکھوں کا ذخیرہ اگر ہندو ہیں تو مسلمانوں اور عیسائیوں کا ذخیرہ کونسی اقوام ہیں۔ کیا مسلمان اور عیسائی جن کا ذخیرہ کوئی قوم نہیں ہماری نسبت کم ترقی کر رہے ہیں۔ یا وہ تنزل کی طرف جا رہے ہیں عیسائی ہندوستان میں بیس لاکھ سے زیادہ ہیں اور دن بدن نہایت سرعت کے ساتھ عیسائیت ہندوستان میں پھیلی جا رہی ہے لیکن ذخیرہ رکھنے والے سکھ دھرم کے پیروؤں کی تعداد ساٹھ لاکھ کی آبادی سے گھٹ کر بکرم ۳۴ لاکھ پہ آپڑی باقی ۲۷ لاکھ ذخیرہ میں شاید بطور ریزرو ڈالدی گئی۔ اب برسوں بعد یہ تعداد لاکھ تک پہنچی ہے ۲۷ لاکھ سکھوں کو جو قوم آسانی کے ساتھ لگل کر ڈکار تک نہ لے وہ ہمارے دھرم کے لئے خطرہ کا باعث ہی یا وہ لوگ جو ہمارا ایک آدمی بھی بآسانی ہضم نہیں کر سکتے۔ ہم اس ذخیرہ کی خاطر اسقدر نرم ہوئے اور اسقدر جبکہ کہ ہمارے مندروں اور گوردواروں میں جنہیں توحید کے گڑھ کہنا واجب ہی بتوں کو دخل ملگیا۔ ٹھاکروں کی پوجا ہونے لگی اور سکھ ایک کمرہ میں ایک اونکار کا اقرار کر کے گورو گرنتھ صاحب سے

"گنہگار کون حرامی۔ پاہن ناؤ نہ پار گرامی"

اور ایکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائی
اور دوجا کیوں سمرے جمے تے مر جائی

کا پاٹھ کر کے نکلتا۔ تو دوسری کو ٹھڑیوں میں کرشن اور رامچندر کی مورتیوں کے آگے سر جھکاتا اور انکی پوجا شروع کر دیتا۔ ایک طرف وہ ستگوروں کا اپنے تئیں سکھ کہتا اور دوسری طرف ستگوروں کو مہاتما اور مہاں پرش اور رام اور کرشن کو پرمیشور کا اوتار مانتا بلکہ ستگوروں کو نعوذ باللہ رام کرشن اور دیوی دیوتا کا پوجاری خیال کرتا۔ بدھ کو ناستک ہونیکے باوجود ہندوؤں نے اوتار مان لیا۔ لیکن توحید کے آفتاب ستگورو نانک دیو کو انکی نگاہ میں بدھ کا رتبہ بھی حاصل نہیں اس دھرم اور اندھیر گردی کا نتیجہ یہ نکلا کہ سکھ دھرم کے حقیقی پیروؤں سے دنیا قریباً خالی ہوگئی × × × × × ×

× غرضیکہ آریہ سماج کی نسبت ہمیں اس سناتنی اژدہا سے زیادہ احتیاط لازم ہے جو آہستہ آہستہ اپنا کام کئے جا رہا ہی اس امر کی مطلق ضرورت نہیں کہ ہم اپنے دلوں میں سناتنیوں کے متعلق کسی قسم کی کدورت یا غیر دوستانہ پرسپٹ پیدا کر لیں بلکہ ضرورت یہ ہے کہ بہت زیادہ احتیاط سے چلیں۔ (لائل گزٹ)

(اخبار ہذا کے ایڈیٹر کریں (فاروق))

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

نمبر ۲

اعتقادی امور

(۱) ایمان باللہ۔ خداوند کریم اپنی ذات میں اپنی صفات میں اپنے اسماء میں یکتا۔ یگانہ۔ وحدہٗ لاشریک ہے عقائد کی سب سے پہلی سیڑھی توحید ہے لیکن توحید کامل نہیں سمجھی جاتی ہے جبتک اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک نہ سمجھا جائے یعنے اسکی ذات کے ساتھ کسی اور کی ذات کو شامل یا شریک نہ کیا جائے اسکی صفات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ ایسا ہی اسکے اسماء اور اسکی عبادت میں کسی کو شامل نہ کیا جائے ورنہ شریک باری تعالےٰ لازم آئیگا۔ اور مشرک کے لئے بخشش نہیں اور انکے اعمال بھی شرف قبولیت نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن بہت سے اسلامی فرقے ایسے ہیں۔ جن کا اعتقاد ہے کہ جیسے خداوند کریم خالق اور الحی القیوم اور عالم الغیب ہے ویسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مُردوں کو زندہ کیا اور خالق طیور اور عالم الغیب بھی تھے پھر ماسوا اسکے انیس سو سال سے بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ سمجھنا اور زبان سے یہ اقرار کہ ہم خداوند کریم کو وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہیں ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جو فی الحقیقت خداوند کریم کو وحدہٗ لاشریک سمجھکر توحید کے مسئلے کو سمجھتی ہے باقی مخالفین گروہ کے پاس سوائے زبانی جمع خرچ کے کوئی دلیل اور ثبوت قرآن سے نہیں یہ ایک پہلی بات ہے جو اعتقادی امور میں مخالفین کی غلطی ہے جس پر اسقدر ناز ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔

ایمان بالکتب

جو جو الہامی کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اپنے وقت کے نبیوں اور مرسلوں پر نازل ہوئیں وہ برحق اور سب سے آخری مگر کامل کتاب قرآن مجید فرقان حمید ہے جس کی کامل پیروی پر ہماری نجات ہے اور جس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض ہے۔ اور اس بات پر ایمان لانا بھی فرض ہے کہ جو کچھ قرآن مجید فرقان حمید میں آیا ہے سب ٹھیک اور درست ہے اور وہ ہزل اور اختلاف سے بالکل پاک ہے۔

بلکہ اختلافوں کو مٹانے والی کتاب ہے گروہ مخالفین فرقہ احمدیہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق ہو رہے ہیں چند ایک بطور مشتے نمونہ خروارے عرض کئے جاتے ہیں۔

(۱) ایک طرف تو صاف قرآن مجید میں آیا ہے کہ لا اکراہ فی الدین لیکن برخلاف اس نص صریح کے یہ مخالفین خونی مہدی کی آمد کے قائل ہیں۔

(۲) ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ پڑھتے ہوئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نذیر کی حیات کے قائل

(۳) قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا تلاوت کرتے ہوئے حضرت رسول کریم کے جسمانی معراج کے قائل

(۴) والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیمۃ پر نظر رکھکر یہ اعتراض کرنا کہ ایک وقت امام مہدی کی تلوار سے تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔

(۵) نمازوں میں ہر ایک شخص کا انعمت علیہم گروہ میں داخل ہونے کی دعا مانگنا گویا نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحوں کے درجہ کو حاصل کرنے کی خواہش کرنا۔ لیکن برخلاف اس کے امت محمدیہ سے نبوت اور رسالت ... کے منکر ہونا۔ حالانکہ ہر ایک شخص جو نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا مانگتا ہے دوسرے لفظوں میں وہ نبیوں کے درجہ حاصل کرنے کی دعا مانگتا ہے اور یہ ہر ایک نمازی کا دعوےٰ ہوتا ہے لیکن کوئی ان کو ناجائز نہیں سمجھتا۔

(۶) ایک طرف تو یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم ..... حکم ربانی دیکھتے ہیں۔ دوسری طرف امت محمدیہ میں رسالت کے منکر۔

(۷) لا نفرق بین احد من رسلہ زبانی اقرار کرتے ہوئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو امتی بنانا۔

(۸) ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیی و ھدیً ورحمۃ وبشریٰ للمسلمین سمجھتے ہوئے قرآن مجید کے ناسخ منسوخ کے معتقد۔

(۹) فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیمۃ نص قرآنی کے ہوتے ہوئے ایسا عقیدہ رکھنا کہ امام مہدی کی تلوار سے تمام روئے زمین کے لوگ کیا ہندو کیا عیسائی اور یہودی اسلام لائینگے۔

(۱۰) ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا حکم ربانی دیکھکر ایسا سمجھنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حکم سے مردے زندہ ہو گئے۔

ملائک وجنات

پر ایمان لانا اس طرح ہے کہ ملائک اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہے جو ہمارے جسمانی اور روحانی تربیت کے لئے بطور معاون اور توسط کے ہیں داعی الی الخیر ملک یا روح القدس ہے اور داعی الی الشر جن یا شیطان یعنے نیک کاموں کی تحریک جو انسانی قلب سے پیدا ہوتی ہے اسکو ملائک سے تعبیر کرتے ہیں اور جو خبث اور بدکاری کے خیالات دل سے اٹھتے ہیں وہ جن یا شیطان کی تحریک سے

اگر کوئی شخص اب بھی ان ملائک کی تحریک پر عمل کرنا چاہے تو بموجب قول باری تعالےٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ..... ملائک کا نزول اسپر ضرور ہوگا لیکن بہت لوگ ہیں جو ملک یا شیطان کے وجود کو وہمی طور پر مانتے ہیں۔

بہشت اور دوزخ

جزا سزا کا اثر تو اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے جیسے جیسے کوئی عمل کرتا ہے ویسے ہی اسکے جسم اور روح پر اثر پڑتا جاتا ہے۔ جس طرح ایک شخص نے تمام عمر غفلت اور بدی میں گزاری ہو وہ کبھی بھی نیکی کی طرف رجوع نہیں کریگا۔ اسکے واسطے نماز وغیرہ ادا کرنا مشکل ہوگا۔ اسی طرح سے جس شخص نے اطاعت اور تقویٰ طہارت میں عمر بسر کی ہو۔ اسکو یہ جزا ملے گی کہ بہشتی زندگی کا لطف اسی جہان میں حاصل کریگا مرنے کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے۔ وہ درحقیقت کوئی نئی حالت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ وہی دنیوی زندگی کے حالات نہایت صاف طور پر کھلجاتے ہیں۔ یعنی جو کچھ انسان کے اعمال کی حالت نیک یا بد ہوتی ہے وہ اس دن جسمانی طور پر متمثل ہو کر صاف صاف دکھائی دینگے اور محسوسات میں داخل ہو جاوینگے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے کہ وکل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقاہ منشورا نعملے حبت اصل میں یہی نیک اعمال کے روحانی پہل ہیں اور عذاب نار اسی دنیا کی بدکرداریوں کا نتیجہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

جہنم کزو داد فرساں خبر
ہمیں حرص دنیا است جان پدر

لیکن ان مخالفین کا عقیدہ بہشت و دوزخ کی بابت وہی پرانہ چلا آتا ہے خبر نہیں کس کس قسم کا نقشہ بہشت و دوزخ کا اپنے اپنے زعم میں بنائے بیٹھے ہیں۔

منصف مزاج ناظرین کو واضح ہو گیا ہو گا کہ اسلامی عقاید کی بنیاد ان اصولوں پر تھی جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ لیکن ماسوائے جماعت احمدیہ امام مہدی مسیح موعود کے ایسے مسلمان بھی ہیں۔ جو اس عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں یہ بھی ایک قرآن مجید کی باطنی حفاظت تھی جس کا خداوند کریم نے وعدہ پورا کیا کہ محض اپنے لطف و کرم سے ایمانی بیج کو صحیح و سالم رکھنے کی خاطر ایک مامور مرسل مجدد وقت کو دنیا میں مبعوث فرما کر بموجب قول مخبر صادق کہ ولو کان ایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس ثریا سے ایمان لا کر دنیا میں ظاہر کیا جب صورتحال یہ ہے تو اس مامور من اللہ کی خدائی جماعت میں داخل نہ ہونا کس قدر خطرے کی بات ہے یہاں تو معاملہ ہی ایمان بہشت و دوزخ کا پڑ گیا یعنے بغیر اس مامور مرسل ربانی کی جماعت میں داخل ہوئے نجات نہیں کیونکہ جب ایمان جو اسلامی اصولوں کی جڑ ہے اور توحید جو عقاید کی پہلی سیڑھی ہے اس سے بیخبری اور غفلت اور بعلمی رہی تو عمل کس طرح قبول ہونگے۔ اسی وجہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے امام وقت کی شناخت نہ کی وہ جہالت کی موت سے مریگا جہالت کی موت معمولی سی موت نہیں بلکہ ابوجہل والی موت مراد ہے یہی وجہ تھی جس کے لئے خداوند کریم نے ایک مامور کے ذریعہ اسلام کا اصلی چہرہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا ظاہر کیا۔ حقیقی معقول میں صرف یہی ایک جماعت ہے جو اسلام کی حقیقت سے باخبر ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ظہور المہدی - احمدی مذہب کے مسلمانوں کے تمام عقاید مدلل بہ آیات قرآن و احادیث۔ قیمت عہ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔ جلد منگوالو۔ ملنے کا پتہ دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور

مسیح موعود عین محمدؐ ست

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مبلغ متعینہ بلاد امریکہ)

وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج۔ قرآن شریف سے ادغام کی طرح دو طرح کے بروز ثابت ہوتے ہیں۔ ناقص و تام یعنی جیسا ادغام ناقص غیر جنسی میں آواز تو ایک لفظ کی آتی ہے مگر کتاب میں دونوں حرف الگ الگ شکلیں دکھلاتے ہیں مثلاً لئن۔ لبسطت الی یدک میں ط وت دونوں ہیں۔ اسی طرح بروز ناقص وغیر نوع میں دونوں کا ذکر ہوتا ہے مثلاً وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت اولئک شر مکاناً واضل عن سواء السبیل میں قردۃ والخنازیر کیساتھ اولئک اور اضل لایا گیا۔ مگر جیسا ادغام تام دو حرف ہمجنس میں ایک منزلت یعنے ایک کلمہ میں ہوں تو دوسرا حرف کتابت میں بھی اپنی شکل نہیں دکھلاتا۔ جیسا کہ بمصر میں دوسری دال کتابت میں بھی نہیں۔ اسی طرح بروز تام ہمجنس میں بروز کا ذکر نہیں لایا جاتا۔ تاکہ غیریت نہ سمجھی جاوے مثلاً واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ واذا الرسل اقتت میں بروز کا ذکر تک نہیں۔ اب اس تقسیم سمجھنے سے حمقا کا اعتراض بھی جاتا رہا جو کہا کرتے ہیں کہ "مسیح موعود عین محمدست" ماننے سے محمد عین خدا لازم آتا ہے کیونکہ یہ عین اور اتحاد باین وجہ بروز جنسی تام کا ذکر ہے نہ کہ غیر جنسی ناقص کا۔

اب ہم ایک اور طرح سے عام مشاہدہ کی رو سے قرآن شریف سے ہی ثابت کرتے ہیں کہ "مسیح موعود عین محمد ست" صحیح ہے اسی طرح پر کہ خدا تعالےٰ نے روح انسانی کو اربعہ عناصر سے تشبیہ دی ہے اور مشبہ مشبہ بہ میں وجہ مشبہ ہمیشہ وصف مخصوصہ مشہورہ ہوا کرتی ہے مثلاً زید شیر ہے میں شجاعت زید کتا ہے میں بھونکنا۔ زید گدھا ہے میں بیوقوفی وجہ شبہ ہونگی۔ اب اربعہ عناصر میں وصف مخصوصہ مشہورہ جو ان میں ہے وہ صرف یہی ہے۔ کہ جب ان میں فعل اور انفعال کمال کو پہنچ جائے تو ایکدوسرے کا عین ہو جاتی ہیں۔ پس اسکو ہم تفصیل سے کھول کر یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے روح انسانی کو اربعہ عناصر سے بحسب مراتب اربعہ۔ اربعہ عناصر کے ہر ایک عنصر سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ فرمایا و بدء خلق الانسان من طین (۲) فتنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم (۳) مثلھم کمثل الذی استوقد نارا (۴) وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار۔

اور جبتک اربعہ عناصر اس وضع دوری و نیوی کی صورت میں اپنے خواص اپنے ہمراہ رکھینگی۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اربعہ عناصر میں یہ خاصیت ہے کہ جب ان میں فعل اور انفعال کمال کو پہنچ جائے تو یہ عناصر خود یا ان کے مؤثرات ایکدوسرے کے عین ہو جاتے ہیں اور جو عنصر امہنیں سے زیادہ لطیف ہے وہ جلدی سے عین دوسرا کیا ہو جاتا ہے تو ماننا پڑیگا کہ روح انسانی جو عناصر سے غایت درجہ پر لطافت میں ہے اسمیں بھی یہ خاصیت بطریق اولیٰ ہے یعنے یہ کہ جب دور دحول میں فعل اور انفعال کمال کو پہنچ جاوے تو ایکدوسرے کی عین ہو سکتی ہیں۔ فھو المقصود

(۱) پس پہلے ہم خاک کو لیتے ہیں جو سب سے غلیظ اور ثقیل ہے اسمیں خدا تعالےٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ جو چیز اسمیں پڑے اگر اسمیں انفعال کا مادہ موجود ہے تو جسقدر وہ منفعل ہوگی۔ اور اپنا وجود اسمیں داخل کریگی اسی قدر زمین کی عین ہوتی جائے گی۔ ع ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد مثل مشہور ہے تو کیا وجہ کہ جب دو کثیف چیزیں ایکدوسرے کی عین ہو سکتی ہیں۔ اور ایک اسم سے موسوم کیجاتی ہیں۔ تو مسیح موعود عین محمدست کیوں نہ ہوئے

(۲) اسکے بعد ہم ہوا کو لیتے ہیں اور یہ جسقدر لطیف ہے اسی قدر جلدی سے اپنا رنگ دوسرے کو دیکر آپ بنجاتی ہیں۔ اور بھی دوسرے کا رنگ اختیار کرکے اپنا وجود کھو دیتے ہیں۔ اور دوسرے وجود کے نام سے موسوم ہو جاتی ہے۔ مثلاً وہ ہوا جو لوہار کی کھالوں کے ذریعہ بھٹی میں آتی ہے دیکھو وہ ہوا آگ بنگئی اور وہی آگ بھٹی سے نکلکر کرہ ہوا میں داخل ہو کر ہوا ہو گئی۔ تو پھر کیا وجہ کہ روح محمدی و روح مسیح محمدی جو اس ہوا سے ہزار گنا لطیف ہیں۔ ایکدوسرے کے عین نہ ہو سکیں اور مسیح موعود عین محمدست کیوں نہ کہا جائے۔

(۳) اسکے بعد ہم آگ کو لیتے ہیں سو واضح ہو کہ مامور من

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشق الٰہی کی آگ لیکر دنیا میں آتے ہیں اور لوگوں کو بذریعہ توجہ روحانی کے اس سے متاثر کرتے اور بلند پروازی سکھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ظاہری آگ ان کے مقابلہ میں جلاتے ہیں۔ گویا اس روحانی جنگ کا ثبوت جسمانی جنگ سے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کو جب انصار اللہ نے مدینہ لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو حضور نے فرمایا کہ مجھے لے جانا آگ جلانا ہے

پس آگ کے متعلق ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب آگ اپنا کمال اثر ایک لوہے کے ٹکڑے میں کرے تو اس کو پانی کی طرح کر دیتی ہے۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ لکھنی لوہے میں آگ اس سے زیادہ اثر نہیں کر سکتی۔ اور نہ کوئی درجہ حرارت کا باقی ہے۔ جو اس لوہے نے حاصل نہ کیا ہو۔ تو ایسی حالت میں بالضرور اس پگھلے ہوئے لوہے میں اگر کوئی دوسرا ٹکڑا لوہے کا اسمیں گرکر اپنا سارا وجود داخل کرے اور اسمیں محو ہو جائے تو وہ بھی پانی ہی پانی ہو جائیگا۔ اور ان دونوں ٹکڑوں میں کوئی تمیز باقی نہیں رہیگی۔ پس اسی طرح محمد رسول اللہ صلعم کی ذات میں اسقدر عشق الٰہی کی آگ نے اثر کیا کہ کوئی درجہ حرارت کا باقی نہیں جو اس ذات بابرکات نے اپنے اندر نہیں لیا۔ اسواسطے جو کوئی انسانوں میں سے اس ذات میں جس قدر محو اور فنا ہوگا اتنا ہی اس کا رنگ لیگا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کامل بروز ہیں اور اپنا انفعال کمال تک پہنچایا ہے لہذا ارادہ وجود اسکا اسمیں محو ہونے کی وجہ سے مسیح موعود عین محمد است صحیح ہے۔

چونکہ خدا تعالےٰ جنس انسان نہیں اور دوسرے مجددین کامل بروز نہیں۔ جنس اور کامل ہونا عین ہونے کے لئے شرط ہے لہذا اس تشریح سے دونوں اعتراض حمقار کے بھی رفع ہو گئے جو اکثر اوقات وہ کیا کرتے ہیں یعنی محمد بروز خدا ہے اور دیگر مجددین بھی بروز محمد ہیں تو ماننا چاہئے۔ کہ وہ بھی عین محمد ہیں اور محمد عین خدا ہے۔

(۲) اسکے بعد ہم پانی کو لیتے ہیں اور مامورین کو خدا تعالےٰ نے ان دریاؤں سے مشابہت دی ہے جو جاری ہو کر کہاں سے کہاں تک انسانوں کی جسمانیت کی پرورش کر رہے ہیں ایسا ہی مامورین کے فیوض اور برکات سے انسان متمتع ہوتا ہے گو ہزاروں کوس پر ہے مگر فاعل کے فعل کے موثر ہونے کے لئے منفعل میں قابلیت کا ہونا شرط ہے تو جب دو دریا علیحدہ علیحدہ چلتے چلتے جب ان میں نغائر اور حجاب باقی نہ رہے ایک ہو کر ایک ہی نام سے موسوم ہو جاتے ہیں حتی کہ دوسرے کا نام تک نہیں رہتا تو کیا وجہ کہ مسیح موعود عین محمد نہ ہو۔ جبکہ ان دونوں کے درمیان بھی کوئی حجاب نہیں رہا۔

اسی کی طرف یہ آیت بطور پیشگوئی اشارہ کرتی ہے مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان یعنی آخری زمانہ میں خلافت اور نبوت کے دونوں دریا ایک ہو جائینگے اور حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم سے بھی یہی اتحاد ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے جو حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ مجھ پر صرف اکیلا لفظ نبی کا لفظ نہیں بولا جاتا ہے بلکہ مجموعی نام امتی نبی آپکا نام ہے۔ کیونکہ کسی کا آدھا نام پکارنا حدیث میں منع آیا ہے۔

اور اسی مقام مسیح محمدی کو خدا تعالےٰ نے مجمع البحرین سے بھی تعبیر فرمایا ہے اور مسیح موعود حضرؑ اہ ہے یعنے نبوت وخلافت کے دونوں دریا جہاں ملتے ہیں وہاں تک سفر موسیٰ کا ہے اب مسیح موعود کے بعد سفر سلسلہ موسوی ختم ہوا اور اسی واسطے موسیٰ نے اپنے متبعین کو کہا تھا کہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین جس کا مفصل ذکر سورہ کہف میں ہے۔ فقط

بلجیم کے حالات

بروسلز کے سرخبری میسن نے بلجیم میں جرمنوں کی دراز دستی کا تخمینہ لگایا ہے انکا اندازہ ہے کہ جنگ کے ابتدائی ۴ مہینوں میں ۲۵ کروڑ پونڈ تاخت وتاراج کے ذریعہ سے حاصل کئے ہیں اسکے بعد سلطنت بلجیم نے مفتوحہ ملک میں قیام سپاہ کے لئے ۵ کروڑ پونڈ دیئے ہیں اسکے علاوہ مختلف بلاد وملک کے باشندوں سے بھی جرمنوں نے زبردستی رقم کثیر حاصل کی ہے۔ ۱۰ ہزار مغین اور انجن بلجیم کے ملک سے جبراً جرمنی بھیجے گئے ہیں صرف لیج سے ۵ ہزار مشین گئی ہیں ۸ لاکھ باشندگان بلجیم بے روزگار بنا دیئے گئے ہیں جرمنوں کا مقصد یہ ہے کہ اس بہادر چھوٹی دستار قوم کو افلاس کے چنگل میں گرفتار کرادیں اسوقت گورنمنٹ بلجیم سے جرمن ۲۰ لاکھ پونڈ طلب کر رہے ہیں برو سلز۔ انٹیورپ اور مختلف شہروں میں فوجی بھرتی بھی جاری ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

مظلوم کون ہے اور ظالم کون

قصبہ بلب گڈھ میں غیر احمدیوں نے احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا۔ باوجودیکہ مسجد مشترکہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی تھی احمدیوں نے اپنے امام کی تعلیم کے موافق جھگڑے سے کنارہ کیا اور دوسری جگہ نماز پڑھی اسکے بعد احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مسئلہ حیات ووفات عیسےٰ علیہ السلام پر بحث ہوئی جسمیں خدا کے فضل سے احمدی کامیاب ہوئے اسکے بعد انہوں نے دہلی سے مولوی شبیر احمد انصاری کو بلایا مگر خدا کی قدرت انہیں دنوں میں حافظ روشن علی صاحب دہلی تشریف لائے خیر معلوم ہونے پر انکو دہلی سے بلایا گیا۔ اور مولوی صاحب اور حافظ صاحب کا مباحثہ ہوا۔ ایک ہی روز کے مباحثہ میں مولوی صاحب لاجواب ہوئے ایسے لاجواب ہوئے کہ دوسرے روز مباحثہ سے روپوش ہو گئے ہر چند انکو تلاش کیا گیا۔ لیکن انکا پتہ نہ ملا بہت انتظار کے بعد حافظ صاحب دہلی تشریف لے گئے حافظ صاحب کے جانے کے بعد مولوی شبیر احمد صاحب نے مستری حبیب اللہ صاحب کے مکان پر جلسہ کیا اور شہر کے خاص وعام مسلمانوں کو اکٹھا کیا پہلے تو احمدیوں کے خلاف وعظ کیا اور حضرت اقدسؑ کی شان میں اشتعالدہ الفاظ سے لوگوں کو بھڑکایا اور اس کے بعد کہا کہ کوئی شخص مذہبی معاملہ میں احمدیوں سے گفتگو نہ کرے اور جہانتک ہو سکے انکو ہر طرح سے تکلیف پہنچائی جاوے اس سے تمکو بہت ثواب ہوگا۔ اس فساد کرنے والے لیکچر نے لوگوں کو بھڑکا دیا۔ اور لوگ احمدیوں کے سخت دشمن ہو گئے اسکے بعد حضرت مسیح موعود کے الہام کے موافق انی مھین من اراد اھانتک کے موافق انکا فیصلہ کرنا شروع کیا پہلے مولوی شبیر احمد صاحب کی ایسی ذلت ہوئی اور رمضان شریف میں قرآن شریف سنانے کے اجرت میں لوگوں سے تکرار ہوئی اور مولوی صاحب یہاں سے ذلیل ہو کر گئے دوسرے جلسے

مکان پر یہ جلسہ ہوا تھا۔ انکو بے روزگاری اور افلاس نے ایسا گھیرا کہ اپنی جائداد رہن کر کے یہاں سے چلے گئے

سوم شخص محمد عظیم خان خیاط جوان کا سرغنہ تھا اس کو آتشک اور گھٹیا نے گھیر لیا۔ چہارم شخص ایک ملازم صاحب تھے جو غیر احمدیوں سے کہا کرتے تھے کہ احمدیوں کو مارو اور مقدمہ بنا کر کچہری میں لاؤ۔ خدا نے انکو بھی یہاں سے دفع کیا۔ پانچواں شخص محمد عبدالحمید خان جو امام جامع مسجد تھا وہ ایک ناکتخدا لڑکی کو لے گیا اور بڑی تلاش کے بعد اس کے مکان سے برآمد کی۔ لوگوں نے اسکو مارا اور ذلیل کیا اور گالیاں دیں اور قمار بازی میں پکڑا گیا۔ اور تھانیدار صاحب نے بہت ذلیل کیا اور گالیاں دیں اور کہا کہ آپ ہی مسلمانوں کے امام صاحب ہیں۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود کی بہت اہانت کیا کرتا تھا۔ اب شرم کے مارے محلہ کی مسجد میں بھی نماز کے واسطے نہیں جاتا۔ اور مسلمان اسکو نہایت حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چھٹا شخص منشی شہباز خان مختار مہاراجہ فرید کوٹ صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کو مفتری کہا کرتا تھا اور احمدیوں کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ ان کے ہاتھ کا کھانا پینا حرام ہے بلکہ ایک مزدور احمدی کے ہاتھ کی چارپائی بُنی ہوئی کو یہ کہا کرتا تھا کہ اس پر سونا بیٹھنا حرام ہے۔ وہ شخص مہاراجہ صاحب کا روپیہ غبن کرنے کی علت میں مبتلا ہوا۔ اور شراب و زناکاری کا بھی مرتکب ہوا اب نوکری سے موقوف ہو کر زیر حراست مہاراجہ صاحب ہے خبر نہیں مہاراجہ صاحب اسکو کیا سزا تجویز کرینگے

ساتواں شخص محمد حسین رنگریز جو سخت مکذب اور زبان دراز ہے اس کے ایک لڑکا ہے اسکو باولے کتے نے کاٹا۔ آٹھواں شخص محمد ابراہیم خاں جو سب کا سرغنہ تھا۔ اور تمام مفسد لوگوں کا مجمع اسکی دوکان پر ہوتا تھا۔ اور سب و شتم رات دن اسکا کام تھا اور کذاب و مفتری اول درجہ کا تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ جیسی وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوتی ہے مجھکو پاخانہ میں ہوتی ہے۔ دہلی سے غبن کرا یہ مال ریل میں لایا۔ اور چلتی ریل میں سے اترنا چاہا جو گر کر ریل میں سے آدھا پاؤں کٹکر زمین سے رگڑتا ہوا پچاس گز تک چلا گیا جس سے اسکے تمام جسم کا خون نکل گیا اور دو تین گھنٹہ میں بہت تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوا۔ جس سے دیکھنے والے الامان پناہ مانگتے تھے اور کہتے تھے کہ اس نے کوئی سخت گناہ کیا ہے جس کے عذاب میں پکڑا گیا ہے

ان آٹھ آدمیوں کا نقشہ چشم دید ہے۔ جو تحریر کیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ احمدیوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہر ایک آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین +

ملک العرب

اخبار پائنیر کا مصری نامہ نگار لکھتا ہے کہ مکہ کا سرکاری اخبار القبلہ اب آزادی کے ساتھ مصر آتا ہے اس اخبار میں یہ خبر درج تھی کہ نومبر میں شریف حسین نے ملک العرب کا نیا لقب اختیار کیا ہے اس روز تمام مکہ معظمہ میں ایئنہ بندی ہوئی تھی طلوع آفتاب کے دو گھنٹہ بعد کعبہ میں خلایق کا ایک انبوہ کثیر جمع ہوا۔ شریف مکہ اپنے محل سے نکلکر اس مدرسہ میں آئے جو کعبہ سے ملحق ہے تھوڑی دیر کے بعد شریف معہ اپنے اعزی اور علمار کے مدرسہ میں داخل ہوئے اعلان پڑھا گیا کہ شریف نے ملک العرب کا لقب اختیار کیا ہے لوگوں نے اس اعلان پر اظہار کیا قاضی القضاۃ نے رسمی طریقہ پر قسم کھائی اسکے بعد شریف علمار اور ارکان دولت نے بھی قسمیں کھائیں چونکہ وقت بہت کم تھا اسلئے ہر ایک سے یکے بعد دیگرے قسم نہیں لی گئی بلکہ قاضی نے رعایا کی طرف سے پیمانِ وفا پر قسم کھائی۔ اور لوگوں نے اسکی تائید کی اسکے بعد نمازیں ادا کی گئیں اور شریف اپنے محلسرا میں واپس آئے۔ اسی رات کو سخت بارش ہوئی رعد کی گرج اور برق کی چمک بیحد ہیبت ناک تھی۔ وادی لوسہ پانی سے بھر گیا اور مکہ کی زمین بالکل مرطوب ہو گئی چونکہ رعایا نہایت مبتہج اور مسرور تھی اسلئے اس واقعہ سے لوگ بد دل نہیں ہوئے بلکہ نئی حکومت کے تحت میں ملک کی خوشحالی کے لئے اسے شگون نیک خیال کرنے لگے۔ (نئی روشنی)

مسلم سے خطاب

(ماسٹر علی محمد صاحب قادیانی)

احمدی ہونے سے مسلم کیوں تجھے انکار ہے
کیوں اڑا ہے ضد پہ اپنی اسپہ کیوں اصرار ہے

اک زمانہ تھا کہ جس کو دیکھکر کہتا تھا تو
اب ہماری قوم پر چھایا ہوا ادبار ہے

کیا نہ تو کہتا تھا مایوسی کے ساماں دیکھکر
مژدہ باد اے مرگ عیسےٰ آپ ہی بیمار ہے

پر شکستہ حال تیرا دیکھکر اللہ نے
مہدیٔ دوراں کو بھیجا کیونکہ وہ جبار ہے

معجزہ اسکا قلم ہے دشمنوں کے حق میں جو
کام کرتا مثل تیغ حیدرؓ کرار ہے

اسکے صادق ماننے میں کونسا باقی ہے عذر
جب کلام اللہ خود ہی کاشف اسرار ہے

وہ نبیؐ ہاشمی نبیوں میں ختم الانبیاء
جس کی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے

جو کہ میرا اور تیرا قافلہ سالار ہے
جو ازل سے چشمۂ کوثر کا خود مختار ہے

اسنے فرمایا کہ جس امت کے اول میں ہوں میں
اور آخر میں بروزِ احمدؐ مختار ہے

کچھ نہیں ہے خوف اسکو غلبۂ شیطان کا
گرچہ اپنی فوج کا وہ آپ ہی سردار ہے

اسکو صادق جان کر تقوےٰ کا اپنے دے ثبوت
مان لینا ہر نبی کا شیوۂ ابرار ہے

پر نشاں کو دیکھ کر انکار کرنا بالیقیں
یاد رکھ اے مدعی یہ خصلت اشرار ہے

اسکا گھر مامن بنے کیوں کر نہ مومن کیلئے
ہر طرف پھیلا ہوا جب لشکرِ جرار ہے

مسلمِ خوابیدہ اٹھ کر اب ذرا ہو شیار ہو
گنج دولت پائے گا مہدی کا جو ہشیار ہے

احمدیت کی تجھے ہو فکر ہر دم اے عزیز
ہے مبارک آنکھ جو بہر دیں خونبار ہے

رباعی

ہے فضلِ خدا جو ہم میں مہدی آیا + بھولے بھٹکوں کا بنکے ہادی آیا
کیا فضل ہوا ہی قوم مسلم پہ عزیز + للہ الحمد کہ ہم میں وہ منادی آیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah